ختم نبوت کا تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں

ازقلم:

احمد رضا مغل

متخصص فی الحدیث

اسلامی عقائد میں ایک اہم اور بنیادی عقیدہ " عقیدۂ ختم نبوت " ہے ، جس کا حاصل یہ ہے کہ جن وانس کی رشدوہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا عظیم الشان سلسلہ جاری فرمایا، اس سلسلہ کو سیدالمرسلین خاتم النّبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر مکمل فرمایا،اب قیامت تک کسی کو نبی بنایا نہیں جائے گا،اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں جس طرح شرکت ممکن نہیں ،اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں بھی شرکت ممکن نہیں ،جس طرح نبی صادق کو نہ ماننا اور ان کی تکذیب کرنا کفر ہے،اسی طرح جھوٹے مدعیِ نبوت کو ماننا اور اس کی تصدیق کرنا بھی کفر ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ ماننے کے باوجود اگر کوئی بدنصیب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا یقین نہیں رکھتا یا ختمِ نبوت میں کسی بھی طرح کی تاویل کرے، تو وہ کافر ہے اور ایمان سے قطعاً محروم۔

اللہ پاک نے جب ایک طرف عالم کی بنیاد رکھی ،تو اسی کے ساتھ دوسری طرف قصرِ نبوت کی پہلی اینٹ بھی رکھ دی ،یعنی عالم میں جس کو اپنا خلیفہ بنایا تھا، اسی کو قصر نبوت کی خشتِ اول قرار دیا، اِدھر عالم بتدریج پھیلتا رہا،اُدھر قصرِ نبوت کی تعمیر ہوتی رہی ،آخر کار عالم کے لیے جس عروج پر پہنچنا مقدر تھا، پہنچ گیا، ادھر قصرِ نبوت بھی اپنے جملہ محاسن اور خوبیوں کے ساتھ مکمل ہوگیا اور اس لیے ضروری ہوا کہ جس طرح عالم کی ابتداء میں

رسولوں کی بعثت کی اطلاع دی تھی، اس کے انتہاء پر رسولوں کے خاتمہ کا بھی اعلان کر دیا جائے؛ تاکہ قدیم سنت کے مطابق آئندہ اب کسی رسول کی آمد کا انتظار نہ رہے۔

يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي

ترجمہ کنزالایمان: اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائیں جو تمہارے سامنے میری آیتوں کی تلاوت کریں (پارہ 8، الاعراف آیت 35)

اس اعلان کے مطابق زمین پر بہت سے رسول آئے؛ مگر کسی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ وہ خاتم النّبیین ہے؛ بلکہ ہر رسول نے اپنے آنے والے رسول کی بشارت سنائی اور ان کی علامات کو ذکر فرمایا؛ تاکہ آنے والے نبی کو پہچان لیں حتی کہ وہ زمانہ بھی آگیا؛ جب کہ اسرائیلی سلسلہ کے آخری رسول نے ایسے رسول کی بشارت دے دی جس کا اسم مبارک "**احمد**" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔ (پارہ 28، الصّف آیت 6)

عالم کے اس منتظر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس مبشر رسول نے دنیا میں آکر ایک نیا اعلان کیا اور وہ یہ تھا کہ میں اب آخری رسول ہوں، عالم کا زمانہ بھی آخر ہے اور ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح قریب قریب ہیں، عالم اپنے عروج کو پہنچ چکا ہے، قصرِ نبوت میں ایک ہی اینٹ کی کسر باقی تھی، وہ میری آمد سے پوری ہو گئی ہے، دونوں تعمیریں مکمل ہو گئیں ہیں، قرآن کریم میں آپ کی ختم نبوت کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا(40)

ترجمۂ کنزُالایمان: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورہ الاحزاب : 40)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے نسبی باپ نہیں ہیں؛ بلکہ روحانی باپ ہیں، دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح آپ علیہ السلام کو کسی بالغ مرد کا باپ نہیں بنایا گیا جس سے یہ خیال پیدا ہو کہ آپ کی اولاد میں نبوت کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے؛ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے اِجرا کے لیے نہیں آئے؛ بلکہ سلسلۂ نبوت کے ختم کرنے کو تشریف لے آئے ہیں، اب قیامت تک نہ کسی قسم کا کوئی رسول آئے گا نہ نبی۔

ختم نبوت کا عقیدہ تقریباً سو قرآنی آیات سے صراحتاً واشارۃً ثابت ہے، دو سو سے زاید احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

علماء محققین لکھتے ہیں کہ ختم نبوت کے اعلان میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ دنیا متنبہ ہو جائے کہ اب یہ پیغمبر آخری ہیں اور یہ دین آخری ہے، اب نہ کوئی رسول آئے گا، نہ نبی، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی، نہ ظلی نہ بروزی؛ اس لیے کہ اب منصبِ نبوت کو ختم کر دیا گیا ہے۔

اب تک جتنے رسول آئے، وہ صرف رسول اللہ تھے، آپ رسول اللہ ہونے ساتھ خاتم النّبیین بھی ہیں، اس بناپر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کے لیے دو باتوں کا تصور ضروری ہے پہلی بات آپ رسول اللہ ہیں، دوسری بات خاتم النّبیین بھی ہیں، آپ سے متعلق صرف رسول اللہ کا تصور ادھورا اور ناتمام تصور ہے؛ بلکہ ان دونوں تصوروں میں امتیازی تصور خاتم النّبیین ہی ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ختم نبوت کا اعلان فرمایا آیئے **پہلے ختم نبوت کی اہمیت کو احادیث سے سمجھتے ہیں۔**

1۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بیشک میں اللہ تعالیٰ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین (لکھا) تھا جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ (مسند امام احمد، ج6 ص 87، رقم الحدیث: 17163)

2۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتَم ہوں اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلی شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر ارشاد نہیں فرماتا۔ (معجم الاوسط، ج1، ص63، رقم الحدیث: 170)

3۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی، ج4 ج 382، رقم الحدیث: 2849)

4۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جس نے بہت اچھے طریقے سے ایک گھر بنایا اور اسے ہر طرح سے مزین کیا، سوائے اس کے کہ ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ (چھوڑ دی) پھر لوگ اس کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور (خوشی کے ساتھ) تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ اینٹ یہاں کیوں نہیں رکھی گئ؟ آپ (صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم) نے فرمایا: پس میں وہ (نبیوں کے سلسلے کی) آخری اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث 3535، صحیح مسلم: ص 22، رقم الحدیث 2286،)

5۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ پاک نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔ (اور اس حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ) عنقریب میری امت میں تیس (30) کذّاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلہا، ج 4، ص 132، رقم الحدیث 4252)

6۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے (بسندِ عامر بن سعد بن ابی وقاص) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے (سیدنا) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبوة بعدي کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا میرے ساتھ وہ مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ساتھ تھا، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث 2404)

7: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے (1) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں (2) رعب وجلال (ہیبت ودبدبہ) سے میری مدد کی گئی ہے (3) میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے (سابقہ امتوں کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا) (4) زمین کی مٹی کو میرے لیے طہارت کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہے (5) مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے (برخلاف انبیاء سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص علاقہ میں ایک محدود زمانہ تک لیے مبعوث ہوتے تھے) (6) مجھ پر انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا (اب کسی کو نبی بنایا نہیں جائے گا)۔ (رواہ مسلم: ج 1، ص 523 رقم الحدیث 199)

8: حضرت ابن عباس رضی اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں، ان کی وجہ سے مجھے بہت پریشانی (شدید فکر لاحق) ہوئی، تو میرے پاس وحی آئی کہ ان پر پھونک مارو؛ چنانچہ میں نے پھونک ماری، تو وہ اڑ گئے، میں اس خواب کی تعبیر دو جھوٹے شخصوں سے لی جو میری نبوت کے بعد نبوت کا دعوی کریں گے، ایک اسود عنسی ہے اور دسرا شخص صاحب یمامہ مسیلمہ کذاب ہے۔ (بخاری، باب علامات النبوۃ: رقم الحدیث 3621)

9: قد ترکتکم علی البیضاء لیلھا کنھارھا" میں نے تمہیں ایک ایسے صاف روشن اور سیدھے راستے پر چھوڑا ہے کہ جس کا رات ودن برابر ہے، (حق وباطل واضح رہیں گے) لہٰذا یہ امت کسی نئے دین اور نئے نبی کی محتاج نہیں ہے۔ (ابن ماجہ: ص 5 رقم 43)

10 : حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نے ارشاد فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ، ص 297 رقم الحدیث 4077)

ختم نبوت کے منکر کا حکم:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمہ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ ماننا، اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو اَحد، صَمد، لَا شَرِیْکَ لَہ (یعنی ایک، بے نیاز اور اس کا کوئی شریک نہ ہونا) جاننا فرضِ اوّل ومَناطِ ایمان ہے، یونہی مُحَمَّدٌ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبیِ جدید کی بِعثَت کو یقینا محال و باطل جاننا فرضِ اَجل وجزءِ اِیقان ہے۔ ''وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'' نصِ قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا، نہ شاک کہ ادنٰی ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا، قطعاً اجماعاً کافر ملعون مُخَلَّد فِی النِّیْرَان (یعنی ہمیشہ کے لئے جہنمی) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتَرَدُّد کو راہ دے وہ بھی کافر بَیِّنُ الْکَافِرِ جَلِیُّ الْکُفْرَانْ (یعنی واضح کافر اور اس کا کفر روشن) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، رسالہ: جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ، ج 15 ص 630)

نوٹ:

تفسیر جلالین میں ہے: و قولہ علیہ السلام لا نبی بعدی و من بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکرا نص و کذٰلک لو شک لان النبی تبین الحق من الباطل، یعنی اہلسنت و جماعت کا موقف و عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اللہ پاک کی اس فرمان کی وجہ سے وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اوڑ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس فرمان کی بناء پر کہ لا نبی بعدی۔ (تفسیر جلالین ج 2 ص 403)

لہٰذا جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ کافر اور خارج عن الاِسلام ہے۔

اب تحفظ ختم نبوت پر ہماری ذمہ داری کیا بنتی اور اور اس کا سد باب کیا ہے اس میں نے دو موضوع میں تبدیل کیا ہے

(1)تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری

(2)فتنہ قادیانیت کے سدباب

(1)تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری

(1) ناموس رسالت کی پاسبانی اور ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اولین فرض ، دینی غیرت کا تقاضا اور عشق رسول کی پکار ہے۔

(2) عقیدہ ختم نبوت دین کے بنیادی اور بدیہی عقائد میں سے ہے ،اس کی حقیقت ، حیثیت وحکم اور اس سے متعلقہ تفصیلات کا جاننا پہلی ذمہ داری ہے اور عامۃ المسلمین کو اس اہم عقیدہ سے متعلق آگاہ کرنا؛تاکہ امت اپنے بنیادی عقیدہ کو جانے اور کسی بھی جھوٹے مدعیِ نبوت کے دجل وفریب کا شکار نہ ہو۔

(3) ختمِ نبوت عقیدہ بھی اور عقیدت بھی، ختمِ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان اور آپ کے لیے خصوصی انعام ہے ،اب کوئی نبوت کا دعوی کرے تو وہ آپ کا گستاخ اور اس کی تصدیق کرنے والے بھی گستاخ رسول ہیں ، لہٰذا ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لیے اس طرح کے مدعیان نبوت کی خبر لینااور امت کے بھولے بھالے مسلمان جوان کا شکار ہو گئے ہیں ، ان مکاروں کے چنگل سے نکالنااور اس طرح کے کذابوں سے امت کی حفاظت کرنا۔

(4) علماء ،خطباء ،ائمہ حضرات کاختم نبوت پر مشتمل آیات واحادیث کی تشریح کے موقع پر اپنے خطبات، مواعظ ودروس میں بہ طور خاص روشنی ڈالنا، نیز سیرۃ النبی کے عنوان پر منعقد ہونے والا جلسوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امتیازی شان کو ممتاز بناکر بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔

(5) عام فہم اور آسان انداز میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق اردو، مقامی اور دیگر علاقائی زبانوں میں چھوٹے چھوٹے رسائل کی اشاعت اور انھیں عامۃ المسلمین تک پہنچانے کا انتظام واہتمام کرنا۔

(6) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی لیا جائے تو''سیدالمرسلین وخاتم النّبیین''کی تعبیر اختیار کی جائے؛ تاکہ آپ کی ختم نبوت کا بار بار تذکرہ کو عوام وخواص کے ذہن میں یہ عقیدہ راسخ ہو جائے۔

(7) مسلمانوں کی جانب سے علاقائی یا بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد ہورہی ہوں جن میں بطور خاص اسلام اور ایمان زیر بحث ہو تو ایسی کانفرنسوں میں چوکسی برتنے کی ضرورت ہے کہ قادیانی اپنی قائم کردہ ایجنسیوں کے سہارے اپنے سازشی منصوبوں کو پورا نہ کرنے پائیں

(8) قادیانی سازشوں کے تناظر میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سے جڑے مسلمانوں اور مسلم نمائندوں کو بطور خاص یہ خیال رکھنا ہوگا کہ وہ قادیانیوں کے لیے "احمدی" لفظ کا استعمال نہ کریں؛ کیوں کہ اس سے نہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کی سخت دل آزاری ہوتی ہے؛ بلکہ اس مکروہ سیاست کی آڑ میں مسلمانوں کی سخت حق تلفی بھی ہوتی ہے، اس تعبیر سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر غیر مسلم اقوام ان کو مسلمان سمجھ بیٹھتی ہیں، جس کا نقصان دیر سویر مسلمانوں ہی کو بھگتنا پڑے گا؛ جبکہ قادیانی اپنے ناپاک اور کفریہ خیالات کی وجہ سے نہ کبھی مسلمان تھے اور نہ کبھی آئندہ ہو سکتے ہیں۔ایسی خبروں کو قادیانی فوری طور پر حاصل کرتے ہیں، جن میں ان کے لیے لفظ "احمدی" کا استعمال ہوتا ہے یا اُن کے مرزاڑے (عبادت گاہ) کے لیے مسجد کی اصطلاح کا یا اور کسی اسلامی اصطلاح کا استعمال ہوتا ہے۔

(9) یہ ہندوستان، پاکستان یا صرف عربوں کا مسئلہ نہیں اور نہ ایسا مسئلہ ہے کہ کسی نے ان کو اسلام سے نکالا ہے؛ بلکہ ان کے کفریہ وزندیقانہ خیالات کے واضح ہو جانے کے بعد شروع سے ہی دنیا بھر کے مسلمانوں نے ان کو

اسلام دشمن قوتوں کا آلۂ کار اور اسلام سے خارج مانا ہے اور گاہے بگاہے قادیانی خود بھی ان حقائق کا اعتراف کرتے رہے ہیں؛ لیکن پھر بھی قادیانیوں کی اس ناجائز سیاست کی سرپرستی اعلانیہ طور پر برطانیہ ،امریکہ اور اسرائیل جیسی جرائم پیشہ اقوام پوری ڈھٹائی کے ساتھ کر رہی ہیں، اس تناظر میں صاف ستھرے نظام کے حامل اردو یا ہندی، پاک و ہند میڈیا کو اس کا حصہ نہیں بننا چاہیے۔

(10) حالیہ دنوں میں دیکھا یہ جارہا ہے کہ بعض اردو اخبارات نے ایجنسیوں سے خبر لینے کی وجہ سے ایسی خبروں کو اپنی اشاعت میں جگہ دی ہے، جن میں قادیانیوں کے لیے "**احمدی**" کا لفظ خوب استعمال کیا گیا ہے، اسی طرح واقعات کو بھی قادیانی مزعومات کے مطابق نشر کیا گیا ہے؛ جبکہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ حقائق وہ نہیں ہیں جو ایجنسیوں نے ذرائعِ ابلاغ کو ترسیل کی ہیں۔ ایسے موقع سے مخلص مسلمانوں کو چاہیے کہ جس اخبار کو وہ خرید کر پڑھتے ہیں، اگر ان میں اس طرح کی تعبیرات پائی جائیں تو وہ فوراً اس پر احتجاج درج کرائیں؛ بلکہ ایمانی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے اخبارات کو ہاتھ نہ لگائیں۔

(2) فتنہ قادیانیت کے سدباب کے سلسلہ میں حسب ذیل تدابیر اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

جو علما و مدارس کے ذمہ دار اور نظماء ہیں:

1- مدرسہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ختم نبوت کے موضوع پر خصوصی خطاب رکھا جائے۔

2- اپنے ادارہ/مدرسہ کی حیثیت و گنجائش کے لحاظ سے مدرسہ کے اطراف دیہاتوں میں مکاتب کے قیام کی ذمہ داری لیں۔

3- چہارم عربی کے بعد عالمیت کے نصاب میں ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کو مستقل مضمون کی حیثیت سے شامل کریں۔

4- مدرسہ میں طلبہ کی انجمنوں کے تحت ختم نبوت اور قادیانیت کے موضوع پر تحریری و تقریری مسابقے منعقد کیے جائیں اور ان میں شرکاء کی ہمت و حوصلہ افزائی کے لیے پرکشش انعامات رکھے جائیں۔

5- مدرسہ میں نئے فارغین اور فضلاء کو "سند فضیلت" کے حصول کے سلسلہ میں ارتداد سے متاثرہ علاقوں میں ایک سال تک دینی خدمات کی انجام دہی کو لازم اور ضروری قرار دیا جائے۔

6- موقع بہ موقع اپنے ادارہ/مدرسہ میں ختم نبوت کے موضوع پر بیانات رکھے جائیں اور بڑی جماعتوں کے طلبہ کے لیے سال میں 3 تربیتی کیمپ رکھے جائیں۔

7- مدرسہ کے بڑے طلبہ یا دارالاقامہ میں مقیم اساتذہ کو جمعہ کے خطبہ کے لیے مدرسہ کے اطراف دیہاتوں میں روانہ کیا جائے یہ گاؤں دیہات کے لوگوں سے رابطہ کا انقلابی قدم ہوگا اور فتنوں کے سد باب کے لیے دفاعی کے بجائے اقدامی عمل ہوگا۔

8- مدرسہ کی جانب سے شائع ہونے والے ماہنامہ میں چند صفحات ختم نبوت اور قادیانیت سے متعلق مضامین کے لیے مختص کیئے جائیں، اس کے علاوہ طلبہ کی جانب سے نکالے جانے والے "دیواری پرچوں" میں بھی اس کو خاص اہمیت دی جائے۔

9- اپنے مدرسہ / ادارہ کے اطراف علاقوں سے متعلق ضروری اور اہم بنیادی معلومات کا سروے ریکارڈ اپنے یہاں رکھیں کہ اس کی روشنی میں وہ قادیانیت اور دیگر باطل و گمراہ فتنوں کی دراندازی کا بآسانی علم ہوسکے اور وہ سہولت و منصوبہ بندی کے ساتھ ان کا سد باب کر سکیں۔

جو علماء درس وتدریس سے وابستہ ہیں:

1- تدریس کے دوران ختم نبوت کے موضوع پر طلبہ کی خصوصی ذہن سازی کی جائے۔

2- جو طلبہ مضمون نگاری کا ذوق رکھتے ہیں ان سے ختم نبوت کے موضوع پر مضامین لکھوائیں۔

3- ہفتہ میں کسی ایک دن اس موضوع پر طلبہ کے درمیان سوال وجواب کا سیشن رکھا جائے۔

جو علماء امامت وخطابت سے وابستہ ہیں:

1- جمعہ کے خطبوں میں موقع بہ موقع اس موضوع پر روشنی ڈالیں۔

2- اپنی مسجد میں ختم نبوت کے موضوع پر مہینہ دو مہینہ میں ایک مرتبہ عوامی اجتماع رکھیں۔

3- ماہ ربیع الاول میں اس موضوع پر سلسلہ وار خطاب کریں۔

4- عوامی درس قرآن، درسِ حدیث میں اس موضوع پر گفتگو کی جائے۔

5- کسی کسی موقع سے اس موضوع پر عام فہم انداز اور آسان زبان میں لکھی گئی کتابیں بھی اجتماعی طور پر سنائی جاسکتی ہیں۔

جو علماء مضمون نگاری اور افتاء کی ذمہ داری سے وابستہ ہیں:

1- موقع بہ موقع اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔

2- قادیانیت سے متعلق فرضی سوالات قائم کیۓ جائیں اور ان کے جوابات لکھے جائیں۔

3- آسان زبان اور عام فہم انداز میں دعوتی نقطۂ نظر سے اس موضوع پر " مختصر مفید " رسائل تیار کییۓ جائیں

قادیانیت کی بڑھتی ہوئی ناپاک سرگرمیاں، اس کی ریشہ دوانیاں اس میدان میں اسلاف کی قربانیاں اور اس کے متعلق علماء امت کی ذمہ داریاں سب مل کر ہم سے سرگوشی کررہے ہیں کہ ہے کوئی جو اپنے دل میں سوز

صدیق لے کر "اینقص الدین وانا حی" (دین میں کمی ہو جائے اور میں زندہ رہوں) کا نعرۂ مستانہ لگا کر جھوٹی نبوت کے خاتمہ کے لیے میدانِ عمل میں بلا خوف وخطر کود پڑے۔ لہٰذا ناموسِ رسالت کی حفاظت اور جھوٹے مدعیان نبوت کے دجل وفریب سے امت کو بچانے کے لیے حضرت سیدابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے تحفظ رسالت اور امت کی حفاظت کے لیے جس طرح کی قربانیاں پیش کیں ، حضرت مفتی غلام دستگیر قصوری اور حضرت پیر میر علی شاہ حضرت مولانا عبد الستار خان نیازی اور حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمھم اللہ تعالیٰ وغیرہ اکابرین اہلسنت و جماعت نے جس طرح قادیانیوں کا مقابلہ کیا، ان کے شر ور وفتن سے امت کو آگاہ کیا اور ان کے لیے جانی ومالی قربانیاں پیش کیں ، اگر ہم مقدر و بھر کوشش نہیں کریں گے تو ہم اللہ کے پاس کیا جواب دیں گے اور میدان محشر میں حوض کوثر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کیا منہ لے کر جائیں گے ،

از قلم :

احمد رضا مغل

بتاریخ:

19 آگست 2024 بمطابق 13 صفر المظفر 1445 بمقام عروس البلاد کراچی